© rasailojaraid.com

نماز کے بعد کے اذکار مسنونہ

پروفیسر حافظ عبدالعلی ازہری، لندن

اسلام صفائی اور پاکیزگی کا دین ہے۔ دنیا میں جتنے ادیان غلط یا صحیح پائے جاتے ہیں، کسی نے صفائی پر اتنا زور نہیں دیا ہے جتنا اسلام نے دیا ہے۔ اسلام نے اسے ایمان کا جزء قرار دیا ہے۔ (الطہور شطر الایمان) ایک مسلمان کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہر قسم کی ظاہری اور باطنی آلائشوں سے پاک رکھے، اس کا جسم پاک ہو، اس کے کپڑے پاک ہوں اور جس جگہ وہ اپنے رب کی عبادت کیلئے کھڑا ہوتا ہے وہ جگہ بھی پاک وصاف ہو۔ سب سے پاکیزہ جگہ مسجد ہے۔

''آبادیوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین جگہ مساجد ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔'' [صحیح مسلم] مسجدوں کو صاف ستھری رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا ہے اور ان کو پاک وصاف رکھنے اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔'' [ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ]

اسی طرح آپؐ نے یہ ہدایت دی کہ مسجدوں کو نقش ونگار سے پاک رکھا جائے۔ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے مسجدوں کو بلند کرنے اور آراستہ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ پھر ابن عباسؓ نے کہا کہ تم لوگ مسجدوں کو اس طرح سنوارو گے اور آراستہ کرو گے جس طرح یہود و نصاریٰ اپنے عبادت خانوں کو سنوارتے ہیں۔ [ابوداؤد]

حضرت انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگ مسجدوں کو خوبصورت سے خوبصورت ترین بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ [ابوداؤد، نسائی، دارمی، ابن ماجہ]

قیامت کی یہ علامت آپ کو بہت ساری مسجدوں میں نظر آئے گی، ان کو طرح طرح کے نقش ونگار سے سنوارا جاتا ہے۔ بہت ساری مسجدوں میں اللہ اور محمد قبلہ کی طرف محراب کے اوپر لکھا جاتا ہے، مسلمان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنے پیغمبر محمد ﷺ کی پوجا نہیں کرتا، پھر قبلہ کی طرف آپ کا نام لکھنے کا کیا مطلب ہے؟ بلکہ مسلمان تو ایک ایسے معبود کی عبادت کرتا ہے جس کو اس نے دیکھا نہیں۔ آج کل ایک نئی چیز دیکھنے میں آ رہی ہے۔ وہ یہ کہ مسجدوں میں بڑے بڑے پوسٹر لٹکائے جاتے ہیں جن میں نماز کے بعد کے اذکار مسنونہ درج ہوتے ہیں۔ میں جس مسجد میں نماز پڑھتا ہوں اس میں سامنے دو بڑے بڑے پوسٹر لگے ہوئے ہیں جس میں سلام پھیرنے کے بعد کی دعائیں لکھی ہوئی ہیں، عربی کے ساتھ اردو ترجمہ بھی ہے۔

سنا ہے کہ یہ پوسٹر عرب ملکوں سے آتے ہیں اور ہندو پاک کے مسلمان دیار مقدسہ سے آئی ہوئی ہر چیز کو مقدس سمجھتے ہیں اور بڑی عقیدت سے ان کو دیکھتے ہیں۔ یہ پوسٹر کچھ صحیح اذکار پر مشتمل ہیں اور کچھ باتیں زیادہ درست نہیں خصوصاً حوالہ جات میں گڑ بڑ ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ان اذکار کی ابتداء استغفر اللہ" سے کی گئی ہے۔ یعنی" اللہ اکبر " غائب۔ ہماری مسجد کی انتظامیہ نے یہ مہربانی کی کہ" اللہ اکبر" کا اضافہ کر دیا۔ سلام کے بعد بلند آواز سے تکبیر حدیث سے ثابت ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں:" میں رسول اللہ ﷺ کی نماز ختم ہونے کو تکبیر سے جانتا تھا۔" یہ حدیث صحیح بخاری (۸۴۱) اور صحیح مسلم (۵۸۳) میں ہے۔ سنن میں بھی یہ روایت آئی ہے لیکن صحیحین میں کوئی حدیث مل جائے تو پھر دوسری کتابوں میں تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ابن عباسؓ کی یہی حدیث اس طرح بھی آئی ہے، ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان علی عھد النبی ﷺ قال ابن عباسؓ کنت اعلم اذا انصرفوا بذالک اذا سمعتہ [صحیح بخاری ۸۴۱، صحیح مسلم ۵۸۳] یعنی فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر نبی اکرم ﷺ کے عہد میں رائج تھا، جب میں اس کو سنتا تھا تو جان لیتا تھا کہ نماز ختم ہو گئی ہے۔

ہماری مسجد میں جو پوسٹر لگا ہوا ہے اس کی بیشتر باتیں صحیح ہیں، ذیل میں اس کی تفصیل ہے

(۱) تین مرتبہ استغفر اللہ کہنے کے بعد اللھم انت السلام و منک السلام، تبارکت یا ذاالجلال والاکرام. [صحیح مسلم ۵۹۲، میں حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز ختم کرنے کے بعد یہ پڑھتے تھے۔

(۲) رب اعنی علی ذکرک و شکرک و حسن عبادتک. [ابوداؤد ۱۵۲۲، نسائی ۱۳۰۴] یہ دعا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پڑھنے کی وصیت آپؐ نے حضرت معاذؓ کو کی تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ **دبر کل صلاۃ** یہ پڑھنا مت ترک کرنا۔ امام ابن القیمؒ فرماتے ہیں کہ یہ سلام سے پہلے یا بعد میں پڑھی جائے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے اپنے شیخ یعنی ابن تیمیہؒ سے اس سلسلے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ''ہر چیز کی **دبر** اس کا حصہ ہوتی ہے جیسے جانوروں کی دبر، اس کا مطلب یہ ہوا کہ امام ابن تیمیہ اس دعا کو نماز کے اندر پڑھنے کو صحیح سمجھتے تھے۔

(۴) **(لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شئی قدیر، اللھم لا مانع لما اعطیت و لا معطی لما منعت، و لا ینفع ذا الجد منک الجد).**

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے یہاں بھی ''**دبر کل صلاۃ مکتوبۃ**'' کے الفاظ آئے ہیں۔ [صحیح بخاری ۸۴۴ اور صحیح مسلم ۵۹۳] **(لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شئی قدیر، لا حول و لا قوۃ الا باللہ، لا الہ الا اللہ، و لا نعبد الا ایاہ، لہ النعمۃ و لہ الفضل و لہ الثناء الحسن، لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین و لو کرہ الکافرون).** عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تھے تو بلند آواز سے یہ دعا پڑھتے تھے۔'' [صحیح مسلم]

(۵) **تسبیحات:** سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار، اللہ اکبر ۳۳ بار، یہ سب ملا کر ۹۹ ہوئے اور سو پورا کرنے کیلئے **(لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و ھو علی کل شئی قدیر)** یہ روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے صحیح مسلم میں مذکور ہے [۵۹۷]

اس روایت میں نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ ''جو اس دعا کو کرے گا اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔''

(۶) **آیۃ الکرسی:** حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا اس کو جنت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی اور چیز نہیں روکے گی۔ یعنی مرنے کے بعد وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔ یہ روایت ابن حبان میں ہے، شیخ البانی نے اس کو الصحیحۃ ۹۷۲ [میں ذکر کیا ہے اور اس پر بحث کی ہے۔ ابن القیم نے زاد المعاد [۱/۳۰۳] میں نسائی کی ''سنن کبریٰ'' کے حوالے سے ذکر کیا ہے اور کچھ دوسری روایات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۷) آخری تین سورتیں ﴿قل ھو اللہ احد﴾ ﴿قل اعوذ برب الفلق﴾ اور ﴿قل اعوذ برب الناس﴾ ہمارے پوسٹر میں لکھا ہے کہ یہ سورتیں، ظہر، عصر اور عشاء کے بعد ایک ایک مرتبہ اور فجر اور مغرب کے بعد تین تین مرتبہ پڑھنی چاہئیں، حوالہ دیا ہے [ابوداؤد اور نسائی ۱۳۳۶] کا۔

ان تینوں سورتوں کے پڑھنے سے متعلق حدیث۔ حضرت عقبہ بن عامر سے آئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ہر نماز کے بعد پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ اس کو ابوداؤد (۱۵۲۳) ترمذی (۹۰۵) نسائی (۱۳۳۷) اور امام احمد نے مسند (۲۱۱/۴) میں روایت کیا ہے۔ ابن القیمؒ نے ابن حبان اور حاکم کا بھی حوالہ دیا ہے۔ کسی بھی روایت میں یہ نہیں ہے کہ مغرب اور فجر میں انہیں ۳، ۳ مرتبہ پڑھا جائے اور بقیہ نمازوں میں ایک ایک بار۔ پتہ نہیں کہاں سے یہ تفریق ان کو ملی اور اس کو بیان کیا جارہا ہے۔

البتہ ایک حدیث ابوداؤد (۵۰۸۲) میں اس طرح سے آئی ہے: معاذ بن عبداللہ بن خبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک شدید اندھیری اور بارش والی رات میں نبی اکرم ﷺ کو تلاش کرنے کیلئے نکلے تاکہ وہ نماز میں ہماری امامت کرائیں۔ ہم کو ملنے پر آپؐ نے فرمایا: کہو! میں نے پھر کچھ نہیں کہا، جب تیسری بار آپؐ نے فرمایا: کہو! تو میں نے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ: کیا کہوں؟ آپؐ نے فرمایا ﴿قل ھو اللہ احد﴾ اور معوذتین صبح وشام تین مرتبہ، یہ تمہارے لئے ہر چیز سے کافی ہوگی۔

یہ روایت ترمذی (۳۵۷۵) اور نسائی (۵۴۲۰) میں بھی آئی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ نے صبح وشام میں ان کو تین مرتبہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ مغرب اور فجر کا کوئی ذکر نہیں بلکہ نماز کے بعد پڑھنے کا بھی ذکر نہیں۔ ہماری مسجد کے پوسٹر میں سب صحیح باتیں لکھی ہیں، صرف حوالہ جات میں کچھ گڑ بڑ ہے، اس میں ایک اہم بات چھوڑ دی گئی ہے اور وہ ہے:

(اللھم انی أعوذ بک من البخل و أعوذ بک من الجبن و أعوذ بک من أن ارد الی ارذل العمر و أعوذ بک من فتنة الدنیا و أعوذ بک من عذاب القبر) یہ روایت صحیح بخاری ۶۳۶۴ میں مصعب بن سعد بن ابی وقاصؓ سے ہے کہ ان کے والد سعد بن ابی وقاصؓ جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اپنے بچوں کو اس کے پڑھنے کا حکم دیتے تھے اور کہتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس بڑے پوسٹر کے ساتھ کسی نے ایک اور پوسٹر لگا دیا جس میں دعاؤں کا ترجمہ انگلش میں ہے، اس میں بھی الله اکبر غائب ہے اور (اللهم لا مانع لما اعطیت) سے پہلے (لا اله الا الله وحده......) نہیں ہے جب کہ روایات میں یہ دونوں جزو ساتھ ہیں۔ اس میں ایک اور دعا کا اضافہ ہے، (اللهم قنی عذابک یوم تبعث عبادک) یہ دُعا رات کو سوتے وقت پڑھنے کی ہے۔ کسی بھی روایت میں نماز کے بعد اس کے پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔ [ترمذی ۳۳۹۹، ۳۳۹۹، نسائی السنن الکبریٰ ۵۳، ۷ عمل الیوم واللیلۃ ۵۸، ۷، ابن ماجہ ۳۸۷۷، احمد فی المسند ۴/۲۹۰م ۲۹۸۰، ۳۰۳] اور سب سے غلط یہ ہے کہ تبعث میں ت پر ضمہ لکھا گیا ہے، اس سے مطلب بالکل غلط ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا نہ یہ کہ وہ زندہ ہوگا۔ نعوذ باللہ۔

اور آخر میں یہ تسبیح لکھی ہے: (لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک و له الحمد یحیی و یمیت و هو علی کل شئی قدیر) اور لکھا ہے کہ مغرب اور فجر کے بعد اسے دس مرتبہ پڑھنا چاہیے۔ یہ دعا بازار میں داخل ہونے کے وقت پڑھنے کی ہے جیسا کہ ترمذی ۳۴۲۸ کی روایت میں ہے اور ترمذی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ روایت ابن ماجہ ۲۲۳۵ میں بھی ہے۔ یہ دعا ترمذی نے ایک جگہ اور ۲۴۶۸ ذکر کی ہے اور اس کا ثواب نبی اکرم ﷺ نے یہ بتایا ہے کہ جو آدمی ایک دن میں اسے سو بار پڑھے گا اس کیلئے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ اس کیلئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سو خطائیں معاف ہوں گی اور وہ اس کیلئے شام تک شیطان سے حفاظت کا وسیلہ ہوگا اور کسی کا کوئی کام اس سے بہتر نہیں ہوگا الا یہ کہ وہ اس سے زیادہ کرے۔ ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ یہ حدیث صحیح بخاری ۶۴۱۲ اور صحیح مسلم ۲۶۹۱ میں بھی ہے لیکن ان میں یحیی و یمیت کے الفاظ نہیں ہیں۔

اس طرح ترمذی ۲۵۵۲ نے اسے ایک جگہ ذکر کیا ہے اور اس میں ہے کہ جس نے اسے دس مرتبہ پڑھا اس کو اسماعیل کی اولاد کے چار غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ یہ روایت بخاری ۶۴۰۴ میں بھی ہے مگر اس میں صرف ایک غلام آزاد کرنے کا ذکر ہے۔ اس طرح مسلم ۲۶۹۲ میں بھی ہے۔ اس میں بھی یحیی و یمیت کے الفاظ نہیں۔ ان ہی الفاظ کی وجہ سے علامہ البانی نے اسے ضعیف الجامع الصغیر میں درج کیا ہے۔ اور وجہ بھی بتا دی ہے۔ ان تمام روایتوں میں کہیں بھی فجر اور مغرب کے بعد پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

البتہ ایک روایت شیخ البانی نے ضعیف الجامع الصغیر میں ترمذی اور ابن ماجہ کے حوالے سے ذکر کی ہے جس میں دبر صلاۃ الفجر کے الفاظ ہیں اور اس کا ثواب بتایا ہے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس برائیاں مٹائی جائیں گی اور دس درجے بلند کئے جائیں گے، اس طرح شیخ البانی نے ایک اور حدیث اس مفہوم کی ذکر کی ہے جس میں مغرب کے بعد دس مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے، یہ دونوں روایتیں ضعیف ہیں۔

ان پوسٹروں کی وجہ سے بعض غلط باتیں لوگوں کے درمیان رائج ہو جاتی ہیں، اس کا ادراک کرنا جماعت اہل حدیث کے علماء کا کام ہے لیکن یہ پوسٹر ان کی بعض مسجدوں میں چسپاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو غلط کاموں سے رکنے اور روکنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک اور مصیبت ہمارے کچھ اماموں کی طرف سے آئی ہے، وہ یہ کہ سلام پھیرنے کے بعد وہ پڑھتے ہیں (اللهم انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذاالجلال والاکرام سمعنا و اطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر سبحان ربک رب العزة عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین) مقتدی لوگ اس پر آمین بولتے رہتے ہیں، یہ دعا امام اور مقتدی ہاتھ اُٹھا کر پڑھتے ہیں جب تک امام یہ کام نہیں کر لیتا کوئی اپنی جگہ سے نہیں ہلتا اور یہ کام سلام کے فوراً بعد قبلہ رخ ہو کر کیا جاتا ہے۔ صرف فجر اور عصر کی نماز کے بعد امام مقتدیوں کی طرف رخ کر کے بیٹھتا ہے۔

ابن القیمؒ نے لکھا ہے کہ نماز کے بعد دعا کا کوئی ثبوت نہیں۔ اس طرح صرف فجر اور عصر کی نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف رخ کرنا نہ آپ سے ثابت ہے اور نہ خلفائے راشدین میں سے کسی سے بلکہ ہر نماز میں سلام کے بعد آپ مقتدیوں کی طرف رخ کر کے بیٹھتے تھے۔ [زاد المعاد: ۱/ ۲۵۷، ۲۹۵]۔

ابن القیمؒ کے کلام سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ بدعت ان کے زمانہ میں بھی پائی جاتی تھی، جب کوئی کام ایک مرتبہ جڑ پکڑ جائے تو اس کو ختم کرنا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر بدعت سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

ایک اور عام بات دیکھنے میں آئی ہے جو خاص طور پر تبلیغی جماعت کے لوگ کرتے ہیں، وہ فرض نماز کے بعد فوراً دایاں ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھتے ہیں (جو کہ ہمارے علاقہ میں افسوس کا اظہار کرنے کیلئے کیا جاتا ہے) اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے کچھ گنتے ہیں، مجھے تو آج تک پتہ نہیں چلا کہ وہ لوگ کیا گنتے ہیں اور اس طرح کرنے کا ثبوت ان کو کہاں سے ملا؟

© rasailojaraid.com